اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۳۵

الفضل قادیان

روزنامہ

اللہ اکبر

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ
سالانہ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔
سہ ماہی ۔ ۔ ۔
ماہانہ ۔ ۔ ۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ شلنگ

جلد ۲۳	مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۶ جون ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پیچش اور کمر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ انور احمد اور صاحبزادی امۃ النصیر بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ صاحبزادہ خلیل احمد کو کل سے بخار ہے احباب دعائے صحت کریں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

کل ۱۳ جون خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اور مولوی عبد الرحمن صاحب انور انچارج تحریک جدید کے ہاں آج صبح لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

رسالدار حاکم علی صاحب پنشنر ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل انہیں سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں پر مداومت رکھنے سے تمام مشکلات دور ہو جاتی ہیں

"قرآن شریف کے ۳۰ سپارے ہیں۔ اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا۔ کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جائیں۔ اور اس پر پورا عملدرآمد کریں۔ تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے۔ کہ دعا کیا چیز ہے دعا یہی نہیں ہے۔ کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے۔ ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الوہیت کی طرف بہ نکلے۔ یا جس طرح کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے اس کی آواز اس کا لب و لہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جائیں اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ و ۱۳ جون ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوتے

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	میاں محمد صاحب	ضلع گجرات	۶	احمد بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیار پور
۲	آبو صاحب	″ منٹگمری	۷	جان محمد صاحب	″ سیالکوٹ
۳	غلام فاطمہ صاحبہ	″ ″	۸	عبدالعزیز صاحب	بنگال
۴	محمد اسلم صاحب	″ مین پوری	۹	میاں حسین صاحب	″
۵	عبدالعزیز خانصاحب	″ شیخوپورہ	۱۰	محمد حفیظ اللہ خانصاحب	″

میترانوالی ضلع سیالکوٹ میں احرار کی فتنہ انگیزیاں

احمدیوں کی جان و مال خطرہ میں

۱۰ جون جلسہ احرار قصبہ میترانوالی تحصیل ڈسکہ میں منعقد ہوا۔ پہلے گلی کوچہ میں جلوس نکالا گیا۔ جس میں پنجابی نظمیں سخت گندی سلسلہ احمدیہ کے خلاف پڑھی گئیں اور نہایت گندی سے گندی گالیاں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئیں۔

بعد ازاں جلسہ شروع ہوا۔ جس میں دوران تقریر میں فیض الحسن آلو مہاری نے بانی سلسلہ کی سخت توہین کی۔ نیز کہا۔ جہاں کوئی مرزائی پاؤ۔ خوب مارپیٹ کرو۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان حالات میں ہم سخت خطرات میں ہیں۔ سخت فساد کا اندیشہ ہے۔ افسرانِ ضلع سیالکوٹ کو توجہ کرنی چاہیئے۔

(خاکساران:۔ شیخ نیاز دین محمد ابراہیم۔ فضل الکریم احمدیان از میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مقامی خریدارانِ الفضل کو ضروری اطلاع

جن مقامی خریدارانِ الفضل کا چندہ ختم ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنا چندہ دفتر میں پہنچا دیں۔ یا اس ہاکر کو بافذ رسید ادا کردیں۔ جو روزانہ انکو اخبار پہنچاتا ہے۔ جنکی طرف سے ۲۰ جون ۳۶ء تک قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام پرچہ بند کردینا پڑیگا۔ اور بقایا کی وصولی کیلئے کوشش کی جائیگی ؛

(مینیجر)

ہانسی کی مذہبی کانفرنس میں احمدی مبلغین کی تقریریں

(نامہ نگار الفضل کا تار)

ہانسی ۱۲ جون۔ تبلیغ کمیٹی کے زیر اہتمام جو مذہبی کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ وہ ختم ہوگئی ہے۔ کانفرنس میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل۔ ایل بی۔ گیانی واحد حسین اور دو دیوبندی مولویوں نے تقریریں کیں۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریر کو نہایت پسند کیا گیا ؛

اخبار احمدیہ

الیف۔ اے میں کامیاب ہونیوالے احمدی طلباء

۱۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۲۷۷۔ (۲) مسٹر عبدالسلام صاحب ۲۷۴۔ (۳) مسٹر عبدالقادر صاحب چینی ۳۴۶۔ (۴) مسٹر بشیر احمد صاحب بربھی ۲۳۷۔

تلاش

صدیق احمد پسر رحمت علی صاحب احمدی عمر ۱۱ سال اور رمضان پسر میراں بخش صاحب عمر ۱۶ سال محلہ اللہ لوکاں شہر سیالکوٹ سے کچھ عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ ان کے والدین کو بہت تشویش ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو ان کے والدین کو جلد مطلع فرما کر ثواب حاصل کریں ؛ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

پتہ مطلوب ہے

قاری عبدالمنان صاحب سکنہ محلہ دارالسعۃ قادیان کچھ عرصہ سے باہر چلے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کچھ عرصہ وہ آگرہ میں بھی رہے ہیں۔ مگر اب قریباً ایک ماہ کے عرصہ سے کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو مہربانی فرما کر نظارت امور عامہ کو جلد مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ خاکسار عرصہ دو ماہ سے برابر ایک اور دو بیٹے ہاتھ کے بے حس ہو جانیکی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر فیروز الدین۔ ایران

(۲) خاکسار قرضہ کی مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب اس سے مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبداللہ از گولیکی۔

اعلان نکاح

سید احتشام الدین احمد کا نکاح مولوی سید عبدالحکیم صاحب رسول پوری کی صاحبزادی ناصرہ خاتون کے ساتھ مولوی سید انعام رسول صاحب نے بعوض آٹھ سو روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ نکاح بابرکت کرے۔ خاکسار سید صمصام الدین احمد پوسٹماسٹر باغبانی چند رپور گنگ ؛

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ سجادہ بیگم مورخہ ۹ جون اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد علی شاہ موضع پنڈوڑی۔

۲۔ حکیم عبدالرزاق صاحب۔ جو بعارضہ فالج بیمار تھے۔ ۹ جون کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛ خاکسار محمد سلیمان مظفر نگر ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

زعماء احرار اور معاہدہ گجرات

زعماء احرار نے جب گجرات میں اتحادِ ملت والوں سے اس بناء پر اتحاد کیا۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کو سکھوں کے قبضہ سے نکالنے کے لئے متحدہ کوشش کریں گے۔ اور بالاتفاق یہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے کہ

۱- "مسٹر سیل کے فیصلہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اسے مداخلت فی الدین قرار دیا جاتا ہے"

۲- تجویز ہوا۔ کہ "مجلس احرار- اور مجلس اتحاد ملت کی ورکنگ کمیٹیاں مل کر اکابرِ ملت کی ایک کانفرنس بلائیں۔ جو مسجد شہید گنج کے واپس لینے کے لئے قوم کے آگے کوئی قطعی لائحہ عمل پیش کرے"۔

تو احرار کی فطرت۔ اور ان کے طریقِ کار سے واقفیت رکھنے والے اصحاب نے اسی وقت سمجھ لیا۔ کہ اس میں احرار کی ضرور کوئی چال ہے۔ اور کسی خاص غرض و غایت کو مدنظر رکھ کر انہوں نے محض دفع الوقتی کے طور پر یہ راہ اختیار کی ہے۔ ورنہ کہاں مسجد شہید گنج اور کہاں احرار۔ جو اس کے حصول کی جدوجہد میں شریک ہوسکیں۔ وہ تو اسے مسجد ضرار قرار دے چکے۔ اس کی واگذاری کے لئے کوشش کرنے والوں کو منافقین بتا چکے۔ اس کوشش میں جانیں دینے والوں کو حرام موت مرنے والے ٹھہرا چکے۔ اور علی الاعلان کہہ چکے ہیں۔ کہ ہندوستان کا انگریزوں کی حکومت سے آزاد ہونا ممکن ہے مگر شہید گنج کی مسجد کا سکھوں کے قبضہ سے نکلنا محال۔ اور قطعی محال ہے۔

اب وہ راز جو اس مصالحت کی تہ میں پنہاں تھا۔ روز بروز نمایاں ہوتا جا رہا ہے اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ رہی ہے۔ کہ احرار نے مسجد شہید گنج کے متعلق جو رویہ ابتداء میں اختیار کیا تھا۔ اس سے سرِمو بھی نہیں سرکے۔ اور نہ سرکنا چاہتے ہیں۔

احرار پر اگرچہ اسی وقت سے جبکہ انہوں نے تمام مسلمانانِ ہند کے سیاسی اور مذہبی راہنما ہونے کا دعوےٰ کرتے ہوئے مسجد شہید گنج کے متعلق غداری کا ارتکاب کیا۔ ہر طرف سے لعنت و ملامت کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ اور کئی ایک مقامات پر ہاتھوں سے خاطر تواضع بھی کی جا چکی تھی۔ لیکن پھر بھی انہیں امید تھی۔ کہ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ان کی آؤ بھگت شروع ہو جائے گی۔ اور مسلمان ان کی سابقہ غداریوں کی طرح اس تازہ غداری کو بھی بھول جائینگے لیکن ادھر زمانۂ انتخاب قریب آ جانے اور ادھر امرتسر ایسے شہر میں جسے احرار اپنا سب سے بڑا اڈا- اور سب سے مضبوط قلعہ سمجھتے تھے۔ چودھری افضل حق پر تارکول برسنے سے وہ بوکھلا گئے۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ جب امرتسر میں ہماری یہ گت بن سکتی ہے۔ تو دیگر مقامات میں جو کچھ بھی ہو۔ تھوڑا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ مصالحت کی طرح ڈال کر مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچنے کی راہ نکالیں۔ اور انتخاب میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرسکیں۔

اس کے لئے انہوں نے یہ تو اقرار کر لیا کہ مسجد شہید گنج حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں گے۔ مگر دل میں سمجھ لیا۔ کہ اس معاملہ کو کسی نہ کسی رنگ میں اس وقت تک کھٹائی میں ڈالے رہیں گے۔ جب تک انتخاب ختم نہیں ہو جاتے۔ اور اس طرح اپنا اُلّو سیدھا کر لیں گے۔ چنانچہ جہاں وہ اس مصالحت کی آڑ لے کر لاہور میں ایک جلسہ منعقد کرنے کے قابل ہو گئے۔ کیونکہ واقعہ شہید گنج کے بعد ان کے لئے لاہور میں جلسہ کرنا محال ہو چکا تھا۔ وہاں وہ اس امر کے لئے بھی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گجرات میں جس بناء پر انہوں نے مصالحت کی ہے۔ اس کی طرف رُخ نہ کریں۔ چنانچہ جب مجلس اتحادِ ملت نے یہ محسوس کیا۔ کہ احرار پیچھے ہٹنے اور کوئی عملی قدم اٹھانے سے بچنے کے لئے لیت و لعل کر رہے ہیں۔ تو اس کے معتمد نے معتمد مجلس احرار کو لکھا۔ کہ مجلس اتحاد ملت اور مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹیوں کا مشترکہ اجلاس کانفرنس کے انعقاد کے متعلق کیا جائے۔ اس کے جواب میں مجلس احرار نے آنے بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ اول تو یہ کہا کہ اتحاد ملت کی مجلس عاملہ نے ابھی تک مصالحت گجرات کی تصدیق نہیں کی۔ دوسرے یہ کہ مولوی ظفر علی نے سر فضل حسین سے کیوں ملاقات کی ہے۔

پہلا بہانہ تو مجلس اتحاد نے یہ قرارداد بھیجکر توڑ دیا۔ کہ "مجلس مرکزیہ اتحادِ ملت کی جماعت عاملہ کا یہ جلسہ میثاق گجرات پر قلبی مسرت کا اظہار کرتا ہوا اس پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ اور قرار دیتا ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے یہ معاہدہ مسلمانوں کو اخوت اور اتحاد کے مرکز پر لانے کا موجب ہوگا۔

یہ جلسہ مجلس احرار ہند کی جماعت عاملہ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ میثاق گجرات کے منشاء کے مطابق مجلس مرکزیہ اتحادِ ملت کی جماعت عاملہ کے مشورہ سے مشترکہ کانفرنس کی تاریخ انعقاد ایک ہفتہ کے اندر اندر معین کی جائے"۔

اور دوسرے بہانے کے متعلق کہدیا۔ کہ "میثاق گجرات کے مفہوم و منشاء کا مولانا ظفر علی خان اور سر فضل حسین کی ملاقات سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہماری مجلس عاملہ میثاق گجرات کے ایک ایک حرف کی پوری طرح پابند ہے"۔

ظاہر ہے کہ دونوں جواب بہت معقول ہیں۔ لیکن خوئے بدرا بہانہ بسیار کے مطابق احرار پھر بھی راہ پر نہ آئے۔ اور یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "مجلس اتحادِ ملت کے سرکردہ راہنماؤں نے ایک طرف تو نواب شاہ نواز آف ممدوٹ کی کوٹھی پر علیحدہ لائحہ عمل مرتب کر لیا ہے۔ اور دوسری طرف مولانا ظفر علی خان صاحب سر فضل حسین سے خفیہ ساز باز فرما چکے ہیں"۔ اب ایک طرف تو اسی قسم کے کئی ایک بل انہوں نے اپنے فرار کے لئے بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور دوسری طرف مجلس اتحادِ ملت والوں کی سر توڑ کوشش ہے۔ کہ خواہ احرار کتنا ہی غیر شریفانہ رویہ اختیار کریں۔ کھلم کھلا گالیاں دیں۔ جلسوں میں گڑبڑ ڈالیں۔ راہ چلنا مشکل کر دیں۔ لیکن انہیں "میثاق گجرات" سے گریز کرنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ چنانچہ جہاں وہ احرار کا ہر قسم کا تشدد برداشت کرتے ہوئے نہایت مصالحانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اتنا مصالحانہ کہ بعض لوگ اسے اتحاد ملت والوں کی بے غیرتی اور بے کسی پر محمول کرنے لگے ہیں۔ وہاں یہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں ان کا تعاون حاصل کریں۔ چنانچہ وہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "ہم ہرگز مجلس احرار کو یہ موقعہ نہ دیں گے۔ کہ وہ میثاق گجرات سے اپنا پیچھا چھڑائیں۔ ہمارا مقصد وحید مسجد شہید گنج کا حصول ہے۔ اور اس کے لئے ہم بے عزتی اور سختی بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں"۔ (زمیندار ۹ جون)

اس میں شبہ نہیں۔ کہ اتحادِ ملت والوں کی طرف سے اس وقت تک یہی کوشش ہو رہی ہے کہ معاہدہ گجرات کو بحال رکھا جائے۔ اس کے لئے وہ احرار کی طرف سے تشدد اور بے عزتی بھی برداشت کر رہے ہیں۔ اور احرار کا بھی فرض ہے۔ کہ جو بات وہ نہ صرف زبانی بلکہ تحریری طور پر طے کر چکے ہیں۔ اس پر قائم رہیں اور جس چیز کو وہ مداخلت فی الدین یقین کرتے ہیں۔ اس کا جب تک ازالہ نہ کرا لیں۔ دم نہ لیں۔ لیکن ہم صاف صاف کہدینا چاہتے ہیں کہ خواہ اتحادِ ملت والے کتنے ہی جتن کریں۔ مسجد شہید گنج کی جدوجہد میں احرار قطعاً ساتھ نہ دینگے۔ انہوں نے یہ معاہدہ اس لئے نہ کیا تھا۔ کہ اتحادِ ملت والے دوسرے ہی دن ان کی گردن پر سوار ہو جائیں۔ کہ آؤ مسجد شہید گنج کے واپس لینے کے لئے قوم کے آگے کوئی قطعی لائحہ عمل پیش کریں بلکہ انہوں نے معاہدہ تو اس لئے کیا تھا۔ کہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک ڈھونگ رچائیں۔ مگر انتخابات تو ابھی ہوئے نہیں اور اتحادِ ملت والے کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر کانفرنس منعقد کریں۔

غرض ممکن نہیں۔ احرار اس معاہدہ ۔۔۔ پر بھی

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

ممالکِ اسلامیہ کے مسلمانوں کی مذہبی حالت

(۲)

جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کر کے اسے علیٰحدہ اقلیت قرار دینے کے متعلق ڈاکٹر اقبال نے جو مضامین لکھے۔ اور جن میں انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ استحکام اسلام ایک ایسی مخصوص تنظیم ہے۔ جو کسی قسم کے اختلاف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کے جواب میں پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک نہایت ہی وزن دار بات یہ پیش کی تھی۔ کہ اتاترک کمال پاشا کے زیر حکومت ٹرکی اس وقت صحیح معنوں میں اسلامی ملک نہیں کہلا سکتا۔ پھر مصر پر بھی ایسے مصلحین کا جن کی مساعی کا محور یہی تھا۔ کہ پرانی صدا قتوں کو نئے رنگ کا جامہ پہنایا جائے بہت اثر ہے۔ شام اور فلسطین کے عرب بھی کم و بیش مصری خیالات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ترکی قائم کردہ مثال سے بہت حد تک متاثر ہیں۔ ایران بھی اپنا تمدنی اثر اسلام سے قبل مروجہ مجوسی تہذیب سے اخذ کرتا ہے۔ غرض ان تمام ممالک میں نیز مغرب اور وسط ایشیا کے ملکوں میں دقیانوسی مذہبی خیالات کے کھنڈرات پر قومیت پرستی کے خیالات بسرعت تعمیر ہو رہے ہیں۔ اسلام کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ نسلی امتیازات اور جغرافیائی حدود کو یک قلم توڑ دیتا ہے۔ مگر اس کے برعکس مغربی ایشیاء کے اسلامی ممالک میں نسلی اور جغرافیائی اصول کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ ترک اپنی تورانی نسل پر نازاں ہیں۔ ایرانی اپنی قدیم نسلی روایتوں کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ مصری۔ شامی۔ فلسطینی۔ ماوراء النہر اور عراق کے لوگ عربستان کے ایک ایسے الحاق کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جس میں عرب کے مسلمان اور عیسائی دونوں برابر کے شریک ہوں گے۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ مذکورہ بالا تمام مسلم قومیں استحکام اسلام کے اس مقصد سے جسے سر محمد اقبال پیش کرتے ہیں۔ بہت بُعد اختیار کر چکی ہیں اس صورت میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ اسلامی استحکام جو ڈاکٹر اقبال کے نزدیک جماعت احمدیہ کے قیام کی وجہ سے خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اس وقت کس جگہ موجود ہے۔ ہمیں اس قسم کا استحکام نہ وسط ایشیا میں نظر آتا ہے۔ نہ چینی علاقوں میں دکھائی دیتا ہے پھر ان ہمہ گیر واقعات کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کا سوال جسے ڈاکٹر اقبال نہایت اہم قرار دے رہے ہیں۔ کیا حیثیت رکھ سکتا ہے

چونکہ یہ سوال نہایت ہی اہم تھا۔ اس لئے ڈاکٹر اقبال نے مجبور ہو کر اس کا جواب لکھنے کی کوشش کی ہے مگر ان کے جواب کا ہر لفظ اس بے بسی اور بے چارگی کا کھلا ثبوت ہے۔ جو اس سوال کا جواب دیتے وقت انہیں محسوس ہوئی۔ ڈاکٹر اقبال لکھتے ہیں:-

"پنڈت جواہر لال نہرو کے خیال میں ترکی اسلام کو خیر باد کہہ چکا ہے۔ ان کو اس بات کا علم نہیں۔ کہ کسی فرد یا جماعت کی اسلامیت کا فیصلہ کرنا اسلامی نقطہ نظر سے ایک سراسر فقہی مسئلہ ہے" گویا عام مسلمانوں کے متعلق پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اپنی رائے کا اظہار کرنے کے مجاز نہیں۔ کیونکہ یہ سراسر "فقہی مسئلہ" ہے۔ اور پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کوئی فقیہہ نہیں۔ کہ رائے زنی کر سکیں۔ لیکن تعجب ہے یہ نصیحت کرنے والے شخص کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام قرار دینے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہا ہے۔ اور بھولے سے بھی اُسے کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ یہ سراسر "فقہی مسئلہ" ہے۔ اور وہ کوئی فقیہہ نہیں کہ اس پر رائے زنی کر سکیں۔

پھر ترکوں اور ایشیا کے دوسرے مسلمانوں کی طرف سے حق وکالت ادا کرتے ہوئے ان کے اسلام کا ثبوت ڈاکٹر اقبال ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ "جب تک کوئی شخص اسلام کے دو بنیادی اصول یعنی توحید و رسالت پر نہایت سختی کے ساتھ قائم ہے۔ اُسے کوئی متشدد مُلا بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا۔ خواہ شریعت اور قرآن پاک کی تاویلات کے متعلق اس کے خیالات کتنے ہی غلط اور گمراہ کن کیوں نہ ہوں" ان الفاظ کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لاتا اور اس کے رسولوں کو سچا تسلیم کرتا ہے۔ تو یہ دو باتیں اس کے مسلمان ہونے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن اگر وہ نمازیں نہیں پڑھتا۔ اگر وہ روزے نہیں رکھتا اگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ اگر وہ استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا۔ اگر وہ قرآن مجید کے غلط معنے کرتا ہے۔ اور اگر وہ اسلام کے متعلق "غلط اور گمراہ کن خیالات" رکھتا ہے۔ تو اس کی یہ تمام عملی کوتاہیاں اس کے یہ تمام غلط عقائد اور اس کے یہ تمام گمراہ کن خیالات استحکام اسلام کے لئے کچھ بھی مضر نہیں۔ یہ الفاظ کہہ کر گو بظاہر ڈاکٹر اقبال نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے سوال کا جواب دیا ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ صحیح جواب ہے۔ یا ایک باغیرت مسلمان کے منہ سے اس قسم کے کلمات نکل سکتے ہیں یقیناً ان سطور کا ہر لفظ اس ذہنیت پر ماتم کر رہا ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال نے اختیار کی۔ اور جس کے ماتحت وہ اسلام کا اتنا ہی مفہوم سمجھتے ہیں۔ کہ انسان توحید و رسالت پر ایمان لے آئے وہ سینکڑوں احکام جو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے اتارے ان پر عمل کرنے کی اسے کوئی ضرورت نہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ ان باتوں پر مسلمانانِ عالم کا ایمان رکھنا ہی استحکام اسلام کا موجب ہے۔ ان کے نزدیک مسلمان اگر ۷۳ نہیں ۷۳ سو فرقوں میں بھی تقسیم ہو جائیں۔ تو حرج نہیں۔ وہ اگر ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائیں تو شوق سے۔ ایک دوسرے کو کشتنی اور گردن زدنی سمجھیں۔ تو بلا سے۔ لیکن توحید و رسالت پر ایمان رکھتے ہوں۔ تو بس یہ دو باتیں ان کے سب گناہوں کا کفارہ بھی جا سکتی ہیں۔ اور کوئی شخص اس بات کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کے اسلام میں شک کرے۔ یہ ذہنیت بلاشبہ ایک عجیب ذہنیت ہے۔ جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب ہم دیکھیں۔ کہ جماعت احمدیہ توحید و رسالت پر ایمان رکھتے ہوئے بھی ڈاکٹر اقبال کی نگاہ میں خارج از اسلام ہے۔ تو یہ دو رنگی ہمارے لئے انتہائی حیرت کا موجب بن جاتی ہے۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ڈاکٹر اقبال باپں دعوئی عقل و فہم کس قدر بچوں کی سی باتوں پر اتر آئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانانِ عالم میں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ابتدائے اسلام سے لیکر ماضی قریب تک اتحاد رہا۔ حتیٰ کہ ایران میں بہائیوں نے اور ہندوستان میں قادیانیوں نے اس استحکام میں اختلال پیدا کرنا شروع کر دیا۔ بہائیوں کو اسلام کا ہی ایک فرقہ قرار دینا اس علمی تفحص کا شاہکار ہے۔ جو ڈاکٹر اقبال کو بہائی ازم کے متعلق حاصل ہے۔ حالانکہ بہائیت سے واقفیت رکھنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ بہائیت کا اسلام سے بُعد بُعد المشرقین سے بھی زیادہ ہے۔ بہائی شریعت اسلام کو منسوخ سمجھتے۔ احکام اسلامی کو ناواجب العمل سمجھتے اور قرآن پاک کی بجائے کتاب اقدس کو دستور العمل قرار دیتے ہیں۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن مجید کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنا ایمان کے لئے ضروری قرار دیتی ہے۔ ان بہائیوں سے مشابہ قرار دینا جو اسلام کی بیخ کنی کر رہے اور قرآن مجید کی بجائے ایک نئی شریعت دنیا کے سامنے پیش کر رہے

724

عیسائیت میں رہبانیت کی مختصر تاریخ

تاریخ عیسائیت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ چوتھی صدی مسیح کی ابتدا ہی سے مسیحیت کے زوال کے آثار شروع ہو گئے تھے۔ گو اس وقت لوگ جوق در جوق عیسائی بن رہے تھے۔ لیکن ان کا مقصد اصلاح نفس نہ تھا۔ بلکہ بادشاہِ قسطنطنیہ کی تقلید میں انہیں دُنیاوی فوائد مدنظر تھے۔ اور ساتھ ہی وُہ یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ عیسائیت صرف چند ظاہری رسُوم کی ادائیگی کا نام ہے۔ اور اور اصطباغ ہی انسان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ حالانکہ جب تک اصطباغ کے ساتھ ایمان اور اعتقاد نہ ہو۔ تب تک اس کا نجات سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا تھا:۔

اس زمانہ کے عیسائی عشاء ربانی کے بڑے معتقد تھے حتےٰ کہ ان کے نزدیک گناہوں کی معافی کے لئے توبہ اور رجوع الی اللہ اتنا ضروری نہ تھا۔ جتنا عشاء ربانی میں شمولیت۔ وُہ گرجا میں جاتے تھے۔ مگر سال میں صرف دو تین دفعہ۔ یعنی عید کے دنوں میں۔ جو ان کے نزدیک سارے سال کی عبادت کے ہم پلّہ اور برابر تھے۔ اگر کوئی بڑا گنہگار ہوتا۔ تو وُہ سمجھتا۔ کہ زیارت یروشلم اور یتامیٰ۔ اور مساکین کو صدقہ دینا ہی کافی ہے:۔

بے شک اس زمانہ میں بہت سے نہایت خوبصورت گرجے تعمیر کئے گئے۔ علم کلام سکھانے کے لئے بڑے بڑے عظیم الشان سکولوں اور کالجوں کی بنیادیں رکھی گئیں اور بڑے خوش گُن اور دل لبھانے والے اشعار اور غزلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مگر یہ سب کچھ ظاہری حالات کی اصلاح کے لئے جدوجہد تھی۔ جس کا باطن پر کوئی اثر نہ تھا:۔

عام عیسائی دُنیا کی یہ حالت واقعی رنجیدہ چیز تھی۔ اسے مدنظر رکھتے ہُوئے بعض مومن عیسائیوں نے جو حقیقتاً اپنے ایمان کا پھل چکھنا چاہتے تھے۔ خلوت اختیار کی۔ اور پاک جگہوں کو اپنی عبادت گاہ منتخب کر لیا۔ اسی کو بعد میں رہبانیت کے نام سے پکارا جانے لگا:۔

سب سے پہلا شخص جس نے اس کام کو شروع کیا۔ پولوس نامی ہے۔ جو مصر کے علاقہ میں Teba شہر کا باشندہ تھا ظالم قیصر Dekioes کے زمانہ میں وُہ کسی جنگل میں چلا گیا۔ اور نوّے سال تک وہاں رہ کر اس جہان سے رخصت ہُوا۔ لکھا ہے۔ کہ جب اس پر موت وارد ہُوئی۔ تو وُہ گھٹنوں کے بل پڑا تھا۔ Antonioes کو اسی حالت میں اس کی میت ملی:۔

Antonioes مصر کا باشندہ تھا جو اصل میں Koma کا تھا۔ جب وُہ اٹھارہ برس کا ہُوا۔ تو اس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ ایک دفعہ اس نے گرجے میں ایک دولت مند کا حال (جو متی باب ۱۹۔ میں درج ہے) سُنا اس کا اُس پر اتنا اثر ہُوا۔ کہ وُہ اپنا سارا مال و دولت غرباء میں تقسیم کر کے خلوت میں جا بیٹھا۔ جہاں اسے اپنے نفس کے مختلف امتحانات میں سے گزرنا پڑا۔ لیکن آخر کار وُہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور اسے وُہ اطمینان قلب حاصل ہُوا۔ جسے وُہ مدتوں سے تلاش کر رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی شہرت شروع ہوئی (چھوٹے بڑے اس کے پاس آنے جانے لگے۔ تا کہ یہ ان کی تسلی اور خوشی کا باعث بنے۔ حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے بھی اسے خط لکھا۔ کہ مجھے تم تعلیم دیا کرو۔ وُہ بیماروں کو اپنی دُعا سے اور گنہگاروں کو اپنی تعلیم سے برکت دیتا۔ اور ان لوگوں کو اس سے جسمانی اور روحانی شفا ملتی۔

Antonioes صرف دو دفعہ اسکندریہ میں آیا۔ ایک دفعہ سنہ ۳۱۱ء میں جب کہ Dekioes کی حکومت زوروں پر تھی۔ دوسری دفعہ سنہ ۳۵۱ء میں جبکہ Anioes شخص کی تعلیم سے ایک شور برپا تھا۔ کیونکہ یہ شخص اس بات کا قائل تھا۔ کہ گو یسوع سب سے پہلی مخلوق ہے۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ وُہ ہے مخلوق حقیقی نہ کہ خدا۔ اس زمانہ میں وہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ جو اس کی تعلیم کے سننے کے مشتاق تھے۔ آخر Antonioes ۱۰۶ سال کی عمر میں سنہ ۳۵۶ء کو اس جہان فانی سے گزر گیا:۔

چونکہ بہت سے لوگوں کو Antonioes سے محبت پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ میں مصر کے میدان خلوت نشین لوگوں سے بھر گئے۔ ہر ایک شخص خود قوتِ لاہوت کی تلاش کرتا تھا۔ اور ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ رہتے تھے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد وُہ آپس میں اکٹھے رہنے لگے۔ اس طرح راہبوں کی ایک جماعت قائم ہو گئی۔ جو ایک دوسرے کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی:۔

راہبوں کی سب سے مشہور جماعت وُہ ہے۔ جسے Pakomioes نے نیل کے کنارے روا قعہ علاقہ Tabena میں قائم کیا تھا۔ یہ شخص سنہ ۳۴۸ء میں فوت ہُوا۔ ان راہبوں کا ایک سردار تھا۔ جسے بابا کہتے تھے۔ اس کا کام دعا کرنا تھا۔ اس کے بعد رہبانیت کی اور جماعتیں بھی قائم ہوئیں۔ جن کا مرکز Tabena ہی رہا:۔

Gasa کے قریب فلسطین کے علاقہ میں راہبوں کی ایک بڑی جماعت تھی۔ جسے Hilarian نامی راہب نے سنہ ۳۷۲ء میں قائم کیا راہبانیت کی سب انجمنیں جو علاقہ شام میں تھیں وُہ اس کے ماتحت تھیں۔ اس زمانہ میں ایسی انجمنیں بہت سی تعداد میں قائم ہو گئیں:۔

انجمنہائے راہبانیت کو نہایت پسند کیا جاتا تھا۔ حتےٰ کہ راہبوں کو ملائکہ کے نام سے پکارا جاتا۔ کیونکہ وُہ مصیبت زدہ اور مظلوم انسانوں کے لئے بطور جائے پناہ تھیں۔ ان میں غریبوں کی پرورش کی جاتی اور مریضوں کا علاج کیا جاتا تھا:۔

تھوڑے دنوں بعد یہ انجمنیں استاد اور پادری کا سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے بطور سکول استعمال ہونے لگ گئیں ہوتے ہوتے ناپسندیدہ باتیں بھی ان میں داخل ہونی شروع ہو گئیں۔ اور آخر رہبانیت لوگوں کو بے ڈھنگم سی معلوم ہونے لگی۔ کیونکہ بہت سے لوگوں نے رہبانیت کو محض دنیا اور عزت حاصل کرنے کی خاطر اختیار کیا۔ اکثر لوگ ان میں سے ایسے تھے۔ جو اپنے ہاتھ سے کام کرنا اپنی ہتک سمجھتے۔ یا پھر فوجی کام سے بھاگتے تھے۔ اسی لئے اس زمانہ کے بادشاہ قیصر Valens نے حکم دیا کہ ایسے لوگوں کو انجمنہائے رہبانیت سے نکال دیا جائے۔ تا کہ رہبانیت بدنام نہ ہو اس کے لئے Basilioes نے نہایت اچھے اصول تیار کئے۔ جو راہبوں کی تعلیم و تربیت میں مفید ثابت ہُوئے:۔

پانچویں صدی میں بہت سے ایسے خلوت نشین اور راہب پیدا ہو گئے تھے۔ جن کی اخلاقی حالت نہایت ہی گری ہوئی تھی۔ وُہ ایک بہت بلند ستون پر دن رات بیٹھے رہتے ان کا خیال تھا۔ کہ اس ذریعہ سے انہیں پاکیزگی حاصل ہو گی:۔

Jaens علاقہ کے پادری Mantinoes نے ہی سب سے پہلی انجمن راہبانیت یورپ میں قائم کی:۔

Noersia کے پادری Benediktoes نے ۵۲۹ء میں سب انجمن ہائے رہبانیت کو نہایت اچھے احکام بھجوائے۔ جو یوں ہیں:۔

۱۔ ہر ایک شخص جو اپنے آپ کو راہب بنانا چاہے اس کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وُہ انجمن رہبانیت کے پاس کم از کم ایک سال رہے۔ گویا یہ سال اس کے امتحان کا سال ہو گا:۔

۲۔ ایک سال تک اگر وہ رہبانیت کے اصول پر قائم ثابت ہو۔ تو اسے راہب بنایا جائے:۔

۳۔ اسے حلفاً عہد کرنا پڑے گا۔ کہ وُہ رہبانیت پر قائم رہے گا۔

۴۔ رہبانیت کے سب اصول کی پوری پابندی کرتا رہیگا

۵۔ نفس امارہ کی خاص طور پر سختی لعنت کرے گا۔

۶۔ اور عمر بھر شادی نہ کریگا۔ کیونکہ بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم کا اہم کام اس کے سپرد کیا گیا ہے:۔

۷۔ جنگلات کو بسانے کا کام بھی اس کے ذمہ ہو گا۔ جسے حتی الوسع وُہ سرانجام دے گا۔

اس کے بعد رہبانیت ہر جگہ پھیل گئی۔ اور اس زمانہ میں جو راہبوں کے حالات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ احباب ان سے واقف ہی ہیں:۔

خاکسار محمد صادق مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

"پیغام صلح" کا "مسیح موعودؑ نمبر"

۲۶ رمئی یوم وصال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریب پر غیر مبایعین کی طرف سے پیغام صلح کا مسیح موعود نمبر شائع کیا گیا ہے۔ اگر اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل شان اور آپ کی صداقت کو پیش کیا جاتا تو یہ ہر احمدی کے لئے خوشی اور مسرت کا موجب ہوتا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ اس میں آپ کا نام تعظیم وتکریم سے لینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اکثر مقامات پر صرف حضرت مجدد اور حضرت مرزا صاحب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ پیغام صلح مسیح موعود نمبر نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف غیظ و غضب نمبر ہے۔ کیونکہ جو مضامین اس میں روح رواں کے طور پر ہیں۔ ان میں علاوہ مبایعین پر دشنام طرازی اور الزام تراشی کے صرف اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

مولوی محمد علی صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ نبوت

مولوی محمد علی صاحب نے "مسئلہ جہاد اور حضرت مسیح موعود" پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبوت کا دعویٰ ہرگز نہ تھا۔ بلکہ آپ محض ایک ولی کی حیثیت رکھتے تھے اور ولی نبی نہیں ہوتا بلکہ اُسے صرف فہم قرآن عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مواہب الرحمٰن سے قطع و برید کر کے مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے۔

"ولله مکالمات ومخاطبات مع اولیائه فی هذه الامة وانهم یعطون صبغة الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقة۔ فان القرآن اکمل وطر الشریعة۔ ولا یعطون الا فهم القرآن ولا یزیدون علیه ولا ینقصون منه۔ ومن زاد اونقص فاولئك من الشیاطین الفجرة" (صفحہ ۶۶، ۶۷)

اگر مولوی صاحب کی بجائے کوئی نو آموز یہ دعویٰ کرتا۔ تو چنداں باعث تعجب نہ تھا۔ لیکن حیرت ہے۔ یہ وہ صاحب کہہ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اور آپ کے بعد بھی رسالہ ریویو آف ریلجنز کی ایڈیٹری فرمایا کرتے تھے اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سینکڑوں دفعہ بلا کسی قید ظلی۔ بروزی۔ اور مجدد یا محدث کے نبی لکھ چکے ہیں۔ اور آپ کی نبوت کو براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ کے ساتھ ثابت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے ایک مضمون "انبیاء عالم" مندرجہ ریویو آف ریلجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۲۴۸ (جلد ۹ عث) پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر انبیاء کی الگ جماعت ہے۔ جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے۔ تو یقیناً ہمارا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (آج مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ احمد صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زردشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسےٰ اور حضرت مسیح خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمدؑ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"

پھر آپ اسی مضمون میں تحریر فرماتے ہیں

"الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لیگا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوگا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہیں۔ جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے" صفحہ ۲۵۳

نیز فرماتے ہیں۔

"حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں۔ اور اسی زمرہ میں سے ہیں۔ جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے" صفحہ ۲۵۲

مولوی محمد علی صاحب پر فیصلہ

اب ہم ان سابقہ اور موجودہ ہر دو تحریروں کو خود جناب مولوی صاحب کے سامنے پیش کر کے گزارش کرتے ہیں۔ کہ کیا ان میں تناقض ہے یا نہیں۔ اگر ہے اور یقیناً ہے۔ تو یہ بتلانا ان کا فرض ہے۔ کہ ان میں سے صحیح کونسی ہے۔ نیز اس امر کا فیصلہ بھی مولوی صاحب خود ہی کر دیں۔ کہ کیا وجہ ہے۔ آپ کے خیال میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ۲۶ سال یہ تحریر فرماتے رہے۔ کہ میں نبی نہیں! میں نبی نہیں!! میں نبی نہیں!!!۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف آپ یہ لکھتے رہے کہ آپ نبی ہیں! آپ نبی ہیں!! آپ نبی ہیں!!!۔ اور اسی طرح نبی ہیں۔ جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام۔ گویا آپ حضور علیہ السلام کی طرف ایک ایسا دعوےٰ منسوب کرتے رہے۔ جسے آپ کفر قرار دیتے ہیں۔

مواہب الرحمٰن سے پیش کردہ حوالہ

مولوی صاحب نے اس حوالہ میں قطع برید کر کے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذرا مواہب الرحمٰن کے اسی صفحہ کا مطالعہ فرمایئے۔ جہاں لکھا ہے

"ونؤمن بانه (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء لا نبی بعده الا الذی ربی من فیضه واظهره وعده۔ ولله مکالمات ومخاطبات مع اولیائه فی هذه الامة وانهم یعطون صبغة الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقة فان القرآن اکمل وطر الشریعة ولا یعطون الا فهم القرآن ولا یزیدون علیه ولا ینقصون منه۔ ومن زاد او نقص فاولئك من الشیاطین الفجرة ونعنی بختم النبوة ختم کمالاتها علی نبینا الذی هو افضل رسله ونعتقد بانه لا نبی بعده الا الذی هو من امته ومن اکمل اتباعه الذی وجد الفیض کله من روحانیته واضاء بضیائه۔ فهناك لا غیر ولا مقام الغیرة ولیست بنبوة اخریٰ" صفحہ ۶۶، ۶۷

کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں وہ نبی آسکتا ہے۔ جو آپ کے فیض سے نبی بنا ہو۔ اور آپ کے وعدہ کے مطابق ظاہر ہوا ہو۔ علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ اپنی اس امت کے اولیاء کے ساتھ مکالمہ ومخاطبہ بھی کرتا ہے۔ اور وہ انبیاء کے رنگ میں رنگین کئے جاتے ہیں۔ اور درحقیقت وہ نبی نہیں ہوتے۔ چونکہ قرآن مجید مکمل شریعت ہے۔ اس لئے انہیں فہم قرآن ہی عطا کیا جاتا ہے اور جو شخص قرآن میں زیادتی یا کمی کا دعوےٰ کرے۔ تو وہ شیطان ہے۔ اور ختم نبوت سے ہماری یہ مراد نہیں۔ کہ اب نبی نہیں آئیں گے۔ بلکہ ختم کمالات نبوت ہے۔ اور ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اب وہی نبی آسکتا ہے۔ جو آپ کی امت میں سے ہو۔ اور آپ کا کامل متبع ہو۔ اور آپ کے فیض سے اس نے مقام نبوت حاصل کیا ہو۔ کیونکہ یہ کوئی غیر نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تو آپ ہی کا وجود ہوگا۔"

یہ ہے وہ عبارت۔ جس سے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ مولوی صاحب کا دعوےٰ غلط ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ تحریر فرما رہے ہیں۔ کہ ہاں نبی آسکتا ہے۔ مگر وہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہو۔ اور کامل متبع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان بھی بالکل صحیح ہے کہ وہ اولیاء اللہ کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے۔ ان ہزارہا اولیاء کے مقابلہ میں ایک وہ بھی ہوا۔ جو نبی ہے جیسا کہ فرماتے ہیں:- "نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

۱۹۱۰ء اور ۱۹۳۶ء

جناب مولوی صاحب ۱۹۳۶ء میں تو یہ فرما رہے ہیں۔ کہ اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا کیونکہ "اگر حضرت مرزا صاحب دعوےٰ نبوت کریں۔ تو اسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم کو نعوذ باللہ ناقص مانیں۔ یا اس کے کامل شریعت ہونے سے انکار کریں"

لیکن آج سے ۲۶ سال قبل اس دلیل کو خود رد فرما چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

". . . . کامل شریعت کے آنے سے یہ مراد نہیں۔ کہ آئندہ کے لئے الٰہی انعامات کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ مگر یہ انعام اب صرف قرآن مجید کی سچی پیروی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اتباع سے حاصل ہوتا ہے۔ اور اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے ایک کامل انسان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا کامل غلام پیدا کیا۔ جس کو اپنے مکالمات کے شرف اور نبوت کے انعامات سے مالا مال کر کے اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ آج اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے"

(ریویو مذکور صفحہ ۲۷۰-۲۷۱)

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلعم کی وساطت سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن مجید کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو" ریویو جلد ۹ صفحہ ۲۷۱

سنہ ۱۹۱۰ء کی تحریریں آج کی تحریروں کے سامنے رکھ کر دیکھئے حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث کہاں سے کہاں تک پہونچ جاتا ہے ؛

خاکسار محمد شریف مبلغ از جام پور

حصہ آمد پورا ادا کریں

مشاورت ۳۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ پوری تنخواہ کا حصہ آمد موصیان ادا کیا کریں۔ اس لئے وصول کنندگان کو چاہیئے۔ کہ حصہ آمد اس فیصلہ کے مطابق وصول کیا کریں۔

۲۔ اسی طرح بعض سرکاری ملازمین تعمیر مکان کیلئے قرضہ لے لیتے ہیں۔ اور پھر حصہ آمد بعد منہائی قرضہ مکان ادا کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ قرضہ مکان کی قسط کی منہائی کے بغیر حصہ آمد ادا کرنا چاہیئے۔ محصلین کو اسطرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے حملہ کے وقت

مقامی پولیس کا قابلِ مذمت رویہ

ڈسکہ کے واقعہ کے متعلق مجمل اور مفصل حالات الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ مگر ہم نے ابھی تک پولیس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھنا چاہتے تھے۔ پولیس کہاں تک فرض شناسی کا ثبوت دیتی ہے۔ اب مزید تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ پولیس کے احرار نواز رویہ میں شروع سے لے کر آج تک کسی قسم کا تغیر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی مستقبل قریب میں کسی تغیر و تبدل کی توقع کی جا سکتی ہے

سب انسپکٹر پولیس کی احرار نوازی

جب سے ڈسکہ میں موجودہ سب انسپکٹر صاحب آئے ہیں۔ ہر جائز و ناجائز موقعہ پر احرار نوازی کرتے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اور اپنے تجاہل عارفانہ سے احمدی جماعت پر ایسے ایسے خطرناک حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ اگر فضل الٰہی معجزانہ رنگ میں شامل حال نہ ہوتا۔ تو یقیناً آج سے بہت پہلے ڈسکہ کے احمدیوں کا بیما حال ہو جاتا۔

سب انسپکٹر کو اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ ۳ر جون کو احراری فتنہ پرداز ایک نہایت ہی اشتعال انگیز جلوس نکالنے والے ہیں۔ جس سے احمدیوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے نقصان کا سخت خدشہ ہے۔ پولیس کا فرض تو یہ تھا۔ کہ جلوس کو اپنے کنٹرول میں رکھتی۔ اور احمدیوں کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کرتی لیکن حیرت ہے۔ کہ ایک ایسے جلوس کے ہمراہ جس میں گرد و نواح کے ہزارہا دیہاتی اور ڈسکہ کے بہت سے باوردی احراری تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح شامل تھے۔

صرف پانچ پولیس کے سپاہی موجود تھے اور انسپکٹر کی موجودگی میں جلوس نے چودھری شکر اللہ خان صاحب کے مکان کے قریب ٹھہر کر سخت اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ جس پر سب انسپکٹر صاحب فاتحانہ انداز میں مسکراتے رہے۔ حالانکہ اس سے پیشتر کوئی احراری جتھہ یا جلوس چودھری صاحب کے مکان کے قریب انتہائی کمینگی کا مظاہرہ کرتا ہوا کبھی نہیں گزرا یہ موجودہ سب انسپکٹر کے وقت میں ہی ہوا کہ چودھری صاحب کے مکان پر احرار نے انتہائی طور پر اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ ایسے اشتعال انگیز جلوس کو چودھری صاحب کے مکان سے گزار کر سب انسپکٹر نے اپنی فتح کی تکمیل سمجھ لی۔ اور آپ جلوس سے علیحدہ ہو کر چلا گیا۔

آخر احراری سرغنوں نے تمام احراریوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ جہاں ایک منظم سازش کر کے چودھری صاحب کے مکان کی جانب روانہ ہوئے۔ اور پھر جو کچھ انسانیت سوز حرکات انہوں نے کیں۔ وہ پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ اس وقت ڈسکہ کے ایک باعزت شخص سردار رچپال سنگھ صاحب نے اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں پہونچائی مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہ کی۔

دوسری اطلاع

آخر احرار چودھری شکر اللہ خان صاحب کے قتل کی سازش کر کے احمدیہ مسجد میں پہونچ گئے۔ اور چودھری صاحب پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ کوٹ ڈسکہ کے احراری بھی تلواروں اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر آنے لگے۔

تو پھر سردار شبدیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر رئیس اعظم ڈسکہ نے اپنے برادر حقیقی کے ذریعہ پولیس کو اطلاع دی۔ کہ احراری مسلح ہو کر مسجد احمدیہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ اور اسکے ڈسکے احمدیوں پر قاتلانہ حملہ کر رہے ہیں۔ لیکن پولیس نے صاف جواب دیا۔ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ؛

تیسری اطلاع

حالات کو اور زیادہ خطرناک پا کر سردار صاحب موصوف نے پھر اپنے بھائی کو تھانہ میں روانہ کیا۔ اور ڈسکہ پولیس سے انصاف کے نام پر اپیل کی۔ کہ احمدیوں کی حفاظت کا فرض ادا کرے لیکن اس مرتبہ بھی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔

چوتھی اطلاع

سردار صاحب موصوف نے انتہائی پریشانی کی حالت میں چوتھی مرتبہ پولیس کو متنبہ کیا۔ کہ ایک ہنگامہ برپا ہے۔ ہر طرف سے احراری مسلح ہو کر آرہے ہیں مگر آپ احراری مفسدوں کو قتل و غارت کا علانیہ موقعہ دے رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ واقعہ ایک منظم سازش تھی۔ اور اس کی تہ میں پولیس کے بھی کچھ ارادے پنہاں تھے۔ لہٰذا کوئی امداد نہ ملی۔ اور مار کوٹ اور زد و کوب برابر جاری رہا۔

پانچویں اطلاع

جب نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ تو رات کے بارہ بجے کے قریب ایک غیر احمدی دوست کے ذریعہ چودھری شکر اللہ خان صاحب نے پولیس کو ایک رقعہ ارسال کیا۔ جس میں تحریر تھا۔ کہ ہماری جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے انتظام کیا جائے۔ اس پر پورے ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد سب انسپکٹر صاحب مع تین سپاہیوں کے ہمراہ موقعہ پر پہونچے۔ اس سے صرف چھ یا سات منٹ پہلے تمام احراری منتشر ہو چکے تھے ؛

سب انسپکٹر صاحب نے چوہدری صاحب کو خون سے لت پت پایا اور مختصر حالات دریافت کرنے کے بعد جب واپس جانے لگے۔ تو چوہدری صاحب نے کہا۔ ہماری جان و مال کی حفاظت کا آپ نے کیا انتظام کیا ہے۔ اس کا جواب ملا کوئی فکر نہ کریں اب کوئی نہیں آتا۔ چوہدری صاحب نے کہا کیونکر سمجھ لیا جائے کہ اب کوئی نہیں آسکے گا۔ جب کہ یہ لوگ کبھی منتشر ہو جاتے رہے اور کبھی پھر یورش کر کے آجاتے رہے۔ آپ نے جواب دیا اگر اب حملہ ہو۔ تو آپ مجھے کوٹھے پر سے کھڑے ہو کر آواز دیں۔ میں فوراً آجاؤں گا۔ غرض باوجود چوہدری صاحب کے انتہائی اصرار کے کہ ہماری جان و مال شدید خطرہ میں ہے پولیس کا تسلی بخش انتظام کیا جائے ستم ہے کہ ایک پولیس کانسٹیبل تک مقرر نہ کیا گیا۔ اور سب انسپکٹر صاحب ٹال مٹول کر کے روانہ ہو گئے۔ ذرا غور فرمائیں۔ جس شخص کے سر میں ابھی ابھی سخت چوٹ لگی ہو۔ اسے یہ مشورہ دینا کہ کوٹھے پر کھڑے ہو کر اس زور سے چلانا کہ تمہاری آواز ۱/۲ فرلانگ تک پہنچ جائے۔ کہاں کی فرض شناسی ہے۔

حیرت ناک امر

جب سیالکوٹ سے پولیس کا ایک افسر اعلیٰ تفتیش کے لئے ڈسکہ آیا۔ تو اسے تمام حالات سے آگاہ کر کے سابقہ پولیس کی تغافل شعاری اور فرض ناشناسی سے بھی مطلع کیا۔ اور سردار شہید یوسنگھ صاحب نے بھی نہایت دلیری سے شہادت دی۔ کہ میں نے چار مرتبہ پولیس کو امداد کے لئے بلایا۔ لیکن کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ نیز یہ کہ احراری ایک مدت سے چوہدری شکر اللہ خان صاحب کے قتل کے درپے ہیں۔ مگر باوجود اس قسم کی شہادتوں کے جن کی بنا پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ حادثہ ایک منظم سازش تھی اور احمدیوں کو ڈسکہ سے مٹانے کی ایک زبردست مہم۔ جس کے لئے احراری لیڈر بالعموم۔ ملا فیض الحسن بالخصوص ڈسکہ کے مسلمانوں کو ایک مدت سے آمادہ کر رہے تھے۔ یہ نہایت ہی حیرت انگیز امر ہے۔ کہ افسران بالا نے سب انسپکٹر پولیس کے رویہ کے متعلق کوئی باز پرس نہیں کی۔

قتل کی کھلی دھمکیاں

سب انسپکٹر صاحب پولیس آج بھی ویسے ہی کٹر احرار نواز ہیں جیسے آج سے چند ماہ پہلے تھے۔ انہوں نے فسادکے ڈاکے کے آج تک ہماری حفاظت کے لئے ایک کانسٹیبل بھی مقرر نہیں کیا۔ اور احراری سرغنے اب سرِ بازار لوگوں کو چوہدری شکر اللہ خان صاحب کے قتل پر آمادہ کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ جب تک ہم انہیں قتل نہ کر لیں گے چین سے نہ بیٹھیں گے۔

یہ داستان الم یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ یہ مظلومیت کی لمبی دردناک کہانی ہے یہ حقیقت تو ڈسکہ میں اور باہر والوں پر اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ کہ احرار ایک مدت سے لوگوں کو احمدیوں کے خلاف آمادہ فتنہ و فساد کر رہے تھے۔ اور احمدیوں کو اپنی تلواریں تیز کر کے قتل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور یہ مجلس احرار کی ایک "مذہبی جنگ" تھی۔ انہوں نے منظم سازش کر کے احمدیہ مسجد پر حملہ کیا۔ مسجد کے اندر گھس کر احمدی نمازیوں پر قاتلانہ حملے کئے اور چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان کے دروازے کو کلہاڑیوں سے توڑ کر اندر گھسنے کی کوشش کی لیکن حیرت ہے کہ پولیس کے اعلیٰ حکام نے یہ مانتے ہوئے کہ احمدی مظلوم ہیں اور احرار نے ان کی مسجد پر حملہ کیا ہے اور بے گناہ نمازیوں کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ ہماری جانب سے ۱۱ آدمیوں کا چالان کر کے دو دو سو کی ضمانتیں لے لی ہیں۔ لیکن فتنہ و فساد کی جڑ یعنی احرار میں سے صرف ۵ کی ضمانتیں لی ہیں۔ اور باقی ملزموں کو مزید شرارت اور اشتعال انگیزی کے لئے بالکل آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب سنا گیا ہے کہ پولیس حکام بالا تک یہ بات پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ یہ فساد احمدیوں اور احرار کا نہیں بلکہ چوہدری شکر اللہ خان اور بعض آدمیوں کی ذاتی پرخاش کا نتیجہ ہے۔ اور ۱۱ احمدیوں نے ۵ احراریوں کو زدوکوب کیا۔ احمدیوں کے خلاف احرار اور احرار نواز حکام نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے حکومت اسے بنظر انصاف دیکھے۔ اور داد رسی کرے۔

(نامہ نگار خصوصی)

چندہ تحریک جدید میں اضافہ کرنے والے مخلصین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۳۶ء تمام وعدہ کرنے والے مخلصین کو پہنچ چکا ہے۔ یہ خطبہ جہاں احباب کرام کی توجہ بڑے زور سے اس طرف پھیر رہا ہے۔ کہ وعدہ کرنے والے مخلصین اپنے وعدوں کی واجب الادا رقوم کو حتی الامکان جلد ادا کر دیں۔ وہاں ان مخلصین کو جنہوں نے اپنی موعودہ رقم کو فوری ادا کر دیا تھا۔ اس طرف بھی لا رہا ہے۔ کہ وعدوں کو جلد تر پورا نہ کرنے کی وجہ سے حضور کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس کا ازالہ اس رنگ میں کریں۔ کہ اپنے ادا شدہ وعدوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اضافہ کر کے ثواب حاصل کریں۔ چنانچہ شائع شدہ اضافوں کے بعد ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن نے پہلے سال میں ایک سال کا وعدہ کر کے اسے فوری ادا کیا تھا۔ اور دوسرے سال کا وعدہ ۵۰/- تھا۔ وہ بھی انہوں نے یکمشت اور فوری ادا کر دیا تھا۔ مگر پھر اس میں ایک سو روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ گویا موصوف کا دوسرے سال کا وعدہ ۱۵۰/- ہو گیا۔ جس میں سے ایک سو روپیہ انشاء اللہ جلد ادا ہو جائے گا۔ اور مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب ایران نے پہلے سال کا ایک سو روپیہ ادا کیا تھا۔ اور دوسرے سال کا ۱۲۵/- تھا۔ مگر ادا کرتے وقت (اس امر کی ہر مخلص کو اجازت ہے کہ وہ اگر اپنی خوشی سے چاہے تو ادائیگی کے وقت مزید رقم ادا کر دے) انہوں نے اپنے وعدہ میں ۲۵/- کا اضافہ کر کے ۱۵۰/- اپنی طرف سے اور پچاس اپنی اہلیہ کی طرف سے دیئے ہیں۔ کل ۲۰۰/- ادا کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح شیخ رحمت اللہ صاحب سری نگر نے جنہوں نے دوسرے سال کا وعدہ دیہہ ج درکس کوٹری سے بیس روپیہ کا کر کے اسے فوری ادا کر دیا تھا۔ خطبہ جمعہ ۱۵ رمئی ۳۶ء پڑھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:

"حضور کا خطبہ تحریک جدید کے متعلق پڑھ کر دل کو صدمہ ہوا۔ کہ ہم لوگوں کی کاہلی اور سستی سے حضور کو تکلیف پہنچی ہے۔ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ میں نے ۲۰/- کا وعدہ جماعت برج درکس کوٹری میں لکھوایا تھا۔ جو میں نے ۱۵ رجنوری ۳۶ء سے پہلے ہی پورا کر دیا تھا۔ آج میں نے ان لوگوں کی وجہ سے جنہوں نے حضور کی خدمت بابرکت میں اپنے وعدوں کو پیش کیا۔ مگر اب تک ادا نہیں کیا۔ حضور کی رنجش کو سخت محسوس کیا ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی خوشی سے ایک حقیر رقم یعنی ۲۰/- روپیہ کا مزید وعدہ کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرا وعدہ منظور فرمایا جائے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

ڈسکہ کے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملہ کے خلاف جماعت ہائے احمدیہ کی صدائے احتجاج

احرار کی انسانیت سوز حرکات کے انسداد کیلئے حکومت پنجاب کو مؤثر کارروائی کرنی چاہیئے

جماعت احمدیہ راولپنڈی

۹ر جون بعد نماز مغرب انجمن احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس کئے گئے۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجتماع احرار کے اس قاتلانہ حملہ پر جو انہوں نے ایک منظم سازش کے ماتحت جماعت احمدیہ ڈسکہ پر کیا۔ اور جس میں جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب مولوی محمد حسین صاحب اور مستری رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ سخت مجروح ہوئے۔ اور دیگر احمدی احباب بھی اس ظلم اور تشدد کا نشانہ بنے۔ اور جس میں جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے آبائی مکان کے گرد کلہاڑیوں اور تلواروں سے مسلح اجتماع نے محاصرہ کر کے دروازوں وغیرہ کو توڑنے کی کوشش کی انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہوا احرار کے ان ظالمانہ اور انسانیت سوز افعال کو نہائت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجتماع چودہری شکر اللہ خان صاحب مولوی محمد حسین صاحب مستری رحیم بخش صاحب اور دیگر زخم رسیدہ احمدی اصحاب سے ان کی مظلومیت پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔

(۳) قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ اور اخبار الفضل کو ارسال کیجائیں

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

نیشنل لیگ راولپنڈی

نیشنل لیگ راولپنڈی کا ایک جلسہ زیر صدارت ایم۔ایس بی۔ اے کھوکھر صاحب بتاریخ ۱۲ جون بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ اور اس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور ہو کر پاس ہوئیں

(۱) نیشنل لیگ راولپنڈی کا یہ جلسہ احرار کے اس سفاکانہ اور بہیمانہ حملہ کی پر زور مذمت کرتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جو انہوں نے ہمارے محترم بھائیوں ساکنین ڈسکہ پر کیا۔ اور خاص طور پر جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب رئیس اعظم کو زخم لگائے۔ یہ جلسہ حکومت سے پر زور الفاظ میں درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ان ظالم سفاک حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار کو پہونچائے۔ اور نیز ان ملانوں کو تنبیہہ کرے۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف شر انگیز تقاریر کر کے لوگوں کو آمادۂ فساد کیا۔

(۲) یہ جلسہ ڈسکہ کے مظلوم بھائیوں سے ہمدردی کرتے ہوئے اس امر پر مبارکباد عرض کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی راہ میں خون پیش کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔

(۳) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عنوان آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور چودہری شکر اللہ خان صاحب اور حکام و پریس کو بھیجی جائیں۔ (سکرٹری نیشنل لیگ راولپنڈی)

پشاور

۹ر جون بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ پشاور کا مسجد احمدیہ میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد منعقد ہوا۔ جس میں جناب قاضی صاحب موصوف اور مولوی ظہور الحسن صاحب اور خاکسار نے ڈسکہ کے نہتے احمدیوں پر احرار کے قاتلانہ حملے کے متعلق تفصیلات بیان کیں۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) جماعت احمدیہ پشاور کا یہ جلسہ احرار ڈسکہ کے اس قاتلانہ اور ظالمانہ حملے کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے چودہری شکر اللہ خانصاحب برادر خورد جناب چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب اور دوسرے احمدیوں پر کیا۔ اور حکومت پنجاب کو صاف اور کھلے الفاظ میں اپنے مجروح جذبات اور احساسات کا اظہار کرتے ہوئے باوب متوجہ کرتا ہے۔ کہ اس کی خاموشی ان مفسدوں اور فتنہ پردازوں کو ظلم وستم کرنے پر مزید جرأت دلا رہی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ قیام امن کی خاطر وہ نہ صرف حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہونچائے۔ بلکہ ان فتنہ پردازان احرار کے خلاف بھی کارروائی کرے۔ جو آئے دن اپنی تقریر و تحریر میں جماعت احمدیہ کے خلاف عوام الناس کے دلوں میں بغض اور نفرت کا بیج بوتے رہتے ہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ پشاور کا یہ جلسہ نہ صرف ان کمینہ اور درندہ خصلت احراریوں کے قاتلانہ حملہ کو جو انہوں نے پر امن اور نہتے نمازیوں پر خانہ خدا میں کیا۔ نہائت درجہ کی کمینگی اور درندگی پر محمول کرتے ہوئے ان کے اس ننگ انسانیت فعل کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔ بلکہ حکومت کے ان ملازمین کے خلاف بھی اظہار افسوس کرتا ہے جنہوں نے عمداً اس موقعہ پر اپنا فرض ادا کرنے سے چشم پوشی کی۔

(۳) جماعت احمدیہ پشاور کا یہ اجتماع اپنے ان مظلوم بھائیوں سے جو ڈسکہ میں احراری مفسدوں کی وحشت و بربریت کے نتیجہ میں زخمی ہوئے۔ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پشاور کا ہر فرد ان کی اس تکلیف میں ان کا ویسا ہی شریک ہے۔ جیسا کہ اخوت کا تقاضا ہے

(۴) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ گورنر صاحب پنجاب۔ انسپکٹر صاحب جنرل پولیس پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ۔ پریس اور جماعت احمدیہ ڈسکہ کو بھجوائی جائیں۔

خاکسار چراغ الدین مولوی فاضل مبلغ سرحد

نیشنل لیگ امرتسر

نیشنل لیگ امرتسر کے اجلاس مورخہ ۸ جون میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) نیشنل لیگ امرتسر کا یہ جلسہ احرار کے اس وحشیانہ حملہ کی مذمت کرتا ہے جو انہوں نے جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب رئیس ڈسکہ اور دوسرے احمدیوں پر قتل کرنے کے لئے کیا۔

(۲) ہم گورنمنٹ کی توجہ اس اشتعال انگیز پروپیگنڈا کی طرف پہلے بھی مبذول کرا چکے ہیں جس کے نتیجہ میں جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر لیجسلیٹو کونسل پر دہلی کے سفر میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ لیکن پروپیگنڈا بدستور جاری رہا۔ یہاں تک کہ یہ حملہ بہت بڑی قوت سے کیا گیا۔ اب ہم دوبارہ حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ قیام امن کے وسائل کو پورے طور پر کام میں لائے اور اس مذموم پروپیگنڈا کو آگے بڑھنے سے روکے قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو پوری کوشش سے کیفر کردار تک پہنچائے۔ تاکہ مجرموں کے حوصلے بڑھنے نہ پائیں۔

(۳) ہم ڈسکہ کے ان احمدی بھائیوں سے جن پر یہ وحشیانہ حملہ ہوا۔ پوری ہمدردی کا اظہار کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی برکتوں سے حصہ وافر بخشے۔

(۴) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ نیز گورنمنٹ پنجاب و دیگر ذمہ دار افسران اور الفضل کو بھیجی جائیں۔

(سکرٹری نیشنل لیگ)

انبالہ شہر

جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۰ جون کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب بابو عبدالرحمن صاحب پنشنر امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا یہ غیر معمولی اجلاس احرار کے اس قاتلانہ حملہ کی جو انہوں نے ۳ جون کو ڈسکہ میں آنریبل سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب کے برادر خورد جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب رئیس اعظم ڈسکہ و دیگر کئی نہتے احمدیوں پر ایک منظم سازش کے رنگ میں کیا شدید نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ سازشی گروہ کا پتہ لگا کر اسے قرار واقعی سزا دے۔

(۳) ایسے نازک اور خطرناک حالات کو دیکھتے ہوئے یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کا جو فرض اس پر عائد ہوتا ہے اس کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔ اور قیام امن کے متعلق ذمہ داری کا احساس کرے۔ ورنہ تمام ملک میں ایک ایسی آگ لگ جائے گی جس کا بجھانا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔

(۴) یہ اجلاس اس المناک حادثہ میں جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب عزیز اور دوسرے زخم رسیدہ احمدیوں سے ان کی تکالیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا مبارکباد پیش کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں اپنا خون پیش کرنے کا موقع نصیب ہوا۔

(۵) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ۔ جناب چودہری شکر اللہ خان صاحب۔ صدر صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور اور پریس کو بھیجی جائیں (سکرٹری)

بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

۷ جون۔ احمدیہ دار التبلیغ میں ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھوماں وڈالہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس ان ظالم احراریوں کو سخت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جنہوں نے کلہاڑیوں، تلواروں سے مسلح ہو کر نہتے اور بے کس احمدیوں پر قاتلانہ حملہ کیا اور انہیں سخت مجروح کیا

(۲) یہ اجلاس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ ان ظالم

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا ——— اور ——— ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں۔ ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں جن کا یہاں درج کرنا محال ہے (۱) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ (۴) جناب میر محمد اسحاق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں (۵) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ (۶) جناب ماسٹر علی محمد صاحب سلم قادیان۔ آپ کے سرمہ ممیرا سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ میں عینک استعمال کرتا تھا اب اتار رکھی ہے۔ (۷) جناب پیر افتخار احمد صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی تعریف ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے میرے آگے کی ہے۔ اس لئے میں خریدا کرتا ہوں (۸) جناب حکیم قطب الدین صاحب قادیان آپ کا سرمہ مفید ہے۔ (۹) جناب مولوی شیر علی صاحب قادیان آپ کا سرمہ مفید ہے۔ (۱۰) جناب شیخ عبد الرب صاحب کلرک کارخانہ روئی شیخاں۔ آپ کا سرمہ واقعی بے نظیر ہے۔ (۱۱) جناب عبد الرحمٰن صاحب جھنڈے والا ہانگ کانگ۔ آپ کا سرمہ معجزانہ اثر رکھتا ہے۔ (۱۲) جناب عبد الغنی صاحب آفیسر فرشخانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال سے چھوڑ دی ہے۔ (۱۳) جناب محمد صاحب مقام ملانہ۔ میں نے پانچ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال سے اتار دی ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔

قیمت سرمہ خاص پانچ روپے فی تولہ قسم اول عنانی تولہ قیمت سرمہ درجہ اول سیاہ ایک روپیہ فی تولہ قیمت ممیرا خالص دس روپے فی تولہ۔ پست سلاجیت۔ مقوی دل و دماغ۔ معدہ و مقوی اعصاب ہے۔ درد سر۔ ضعف دماغ۔ استسقاء۔ سیلان منی۔ زردی رنگ۔ تنگی تنفس۔ بعض خونی جذام۔ سل دق کے لئے اکسیر ہے۔ خاص کر لوڑھوں۔ بیماروں کے مفید ثابت ہوئی ہے۔ ترکیب استعمال روزانہ نخود کے برابر رات سوتے وقت گرم دودھ یا گرم پانی یا گرم چائے سے استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ اول عہ درجہ دوم ۱۲ر سوم ۸ر

المعلن **احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ / جون۔ کل کی اطلاع تھی۔ کہ چین میں جنگ شروع ہو گئی ہے اور سرکاری افواج نے چانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خانہ جنگی کا خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ کوانتنگ اور کوانگسی والوں نے اپنی افواج کو ہونان سے واپس بلا لیا ہے

لنڈن ۱۳ / جون۔ لنڈن میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شاہ نجاشی نے کہا کہ حبشہ کے متعدد صوبوں میں غاصبوں کے خلاف بغاوت ہو رہی ہے۔ تقریر کے خاتمہ پر کہا کہ میں جمعیتہ اقوام پر اعتماد قائم رکھنے کا حامی ہوں۔ صدر جلسہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا مسولینی اپنی فتح مندی کی مسرتوں کے شور و شغب میں مہذب دنیا کی اس آواز کو نہیں دبا سکتا جو اس کے مظالم کے خلاف بلند کی جا رہی ہے

جنیوا ۱۳ / جون۔ حکومت فرانس نے دول لوکارنو سے مطالبہ کیا ہے کہ مجلس اقوام کے اجلاس ۱۶ / جون میں جرمنی کی رائن لینڈ میں سرگرمیوں پر بحث کی جائے۔ کیونکہ جرمنی وہاں کی فوجوں میں برابر اضافہ کر رہا ہے۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے فرانس کے اس مطالبہ سے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔

شملہ ۱۳ / جون۔ کل آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب ریلوے ممبر میلہ کورو کشیتر کے سلسلہ میں ریلوے کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لئے شملہ سے روانہ ہو گئے۔ انتظامات کی تجاویز تو پہلے ہی مشتہر ہو چکی ہیں لیکن آپ ان انتظامات کو ملاحظہ کرنے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا وہ سکیم جو تحریری طور پر تیار کی گئی ہے۔ اس پر عملدرآمد کیا گیا ہے یا نہیں۔ بنفس نفیس وہاں تشریف لے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ / جون۔ آج ایوان عام نے انڈیا ایکٹ کے ماتحت پانچ دفعات پر غور و خوض کیا۔ جو صوبائی خود مختاری کے آغاز مالیہ انتخابات اور برما کے متعلق تھیں۔ مسٹر آر اے بٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء تمام و کمال یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو نافذ ہو جانا چاہیئے

ڈھاکہ ۱۳ / جون۔ دریائے دہلیوری میں ایک کشتی کی غرقابی سے بارہ مسافر اور تمام ملاح ڈوب ہو گئے۔

بمبئی ۱۳ / جون کل ایک لکاچ ڈاکٹر۔ ایک جاپانی ڈاکٹر۔ ایک برہمن ڈاکٹر اور ایک ہندو نے مسجد میں دس ہزار مسلمانوں کے مجمع میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔

لاہور ۱۳ / جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسجد شاہ چراغ کی واگزاری کے سلسلہ میں حکومت اور انجمن اسلامیہ پنجاب کے درمیان خط و کتابت جاری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسجد جولائی کے پہلے ہفتہ مسلمانوں کے حوالہ کر دی جائے گی۔

شملہ ۱۳ / جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ کے خلاف تعزیری احکام کے ارتفاع کے سلسلہ میں حکومت ہند حکومت برطانیہ کے مشورہ پر عمل کرے گی۔ مدبرین کا خیال ہے کہ مجلس اقوام اپنے آئندہ اجلاس میں غالباً یہ فیصلہ کرے گی۔ کہ اطالیہ کے خلاف اقتصادی تعزیری احکام ہٹا دیئے جائیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کے کابینہ کا بھی یہی خیال ہے۔ اور حکومت ہند برطانیہ کے فیصلہ کے اتباع کرنے کو ترجیح دے گی۔

پیرس ۱۳ / جون۔ فرانس کی صنعتوں میں ازسر نو امن قائم ہو رہا ہے۔ دھات کی صنعت کے مزدوروں اور مالکوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح جہاز کے مزدوروں نے ایک سمجھوتہ کے ذریعہ ہڑتال ختم کر دی ہے اور مختلف مقامات پر متعدد کارخانہ جات میں کام شروع ہو گیا ہے۔

مدراس ۱۳ / جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے مشیر اقتصادیات کا عہدہ نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی کے سکالر مسٹر اے ایچ گمبیر کو پیش کیا جائے گا۔

بیت المقدس ۱۳ / جون ہائی کمشنر نے نئے قوانین جاری کر دیئے ہیں۔ جن کی رو سے متشددانہ جرائم کی سزا موت قرار دی گئی ہے فوجوں پر فائر کرنے۔ بم پھینکنے یا ریلوے لائن خراب کرنے کی سزا بھی موت ہو گی۔ کمشنران اضلاع کو جرمانہ اور ضبطی جائداد کے اختیار دے دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ / جون۔ مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے دارالعوام میں کہا۔ کہ نئے آئین میں صوبوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے جو امداد دی جائے گی وہ دو صورتوں میں ہو گی۔ اول ان پر مرکزی حکومت کے جو قرضے ہیں وہ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ دوم ان کو انکم ٹیکس اور محاصل پٹ سن سے حصہ دیا جائے گا۔

بیت المقدس ۱۳ / جون۔ فلسطین میں ایک مسافر گاڑی پر بم پھینکا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک عرب اور ۱۲ یہودی شدید طور پر مجروح ہوئے۔

لاہور ۱۳ / جون۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی خود مختاری کے حصول پر پنجاب میں وزیر اعظم سمیت پانچ کی بجائے چھ وزیر ہونگے۔ تین وزارتیں مسلمانوں کو دی جائیں گی ایک وزارت دیہاتی ہندوؤں کے نمائندہ کو ایک وزارت شہری ہندوؤں کے نمائندہ کو اور ایک سکھوں کو دی جائے گی لیکن وزراء کی تنخواہیں آئندہ کے لئے پانچ ہزار روپیہ ماہوار کی بجائے تین ہزار روپیہ ماہوار کر دی جائیں گی۔ ان چھ وزراء کے علاوہ غالباً چھ سے لے کر بارہ تک نائب وزیر یا پارلیمنٹری سکرٹری ہونگے۔

لنڈن ۱۳ / جون۔ مسٹر نیول چیمبرلین نے اٹلی کے خلاف تعزیرات کے ارتفاع کی تائید میں تقریر کی تھی۔ اس پر سیاسی حلقوں میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں آج فرانس اور بلجیم کے سفیروں نے دفتر خارجہ میں وزیر خارجہ سے ملاقات کی گورنمنٹ برطانیہ کے رویہ میں اس تبدیلی جس کا مسٹر چیمبرلین کے ذریعہ انکشاف ہوا۔ لیکن جس پر ابھی تک سرکاری طور پر مہر تصدیق ثبت نہیں ہوئی۔ فرانس اور بلجیم کو محو حیرت بنا دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ / جون مقامی حکومت کی طرف سے ہفتہ وار اخبار "دین و دنیا" سے بعض ریاستوں کے خلاف قابل اعتراض مضامین شائع کرنے کے سلسلہ میں دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

بمبئی ۱۳ / جون۔ ڈاکٹر کرت کوٹی نے اچھوتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اگر وہ ہندو مذہب میں رہنا پسند نہیں کرتے تو انہیں چاہیئے کہ آریہ سماج اور برہمو سماج کی طرح کوئی علیحدہ فرقہ قائم کریں۔

بمبئی ۱۳ / جون۔ ہفتہ مختتمہ ۱۳ / جون کے دوران میں ہندوستان سے یورپ اور امریکہ کو ۹۸۷۹۷۶ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ ہندوستان سے ۳۷۳۱۲۴۸۳۶۴ روپیہ کا سونا باہر جا چکا ہے۔

لاہور ۱۳ / جون۔ آج جلسہ بلدیہ لاہور کے اجلاس میں سر گنگارام کے مجسمہ کو نیلا گنبد چوک کے سامنے میونسپل باغیچہ میں نصب کرنے کے متعلق بحث و تمحیص ہوئی۔ بحث نے فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر لیا۔ صدر مسٹر لے فیو نے تجویز پیش کی۔ کہ مجسمہ نصب کرنے کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کرنے کی غرض سے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ لیکن ہندو اور سکھ ارکان نے انہیں مرعوب کرنے کے لئے نہایت جوشیلی تقریریں کیں۔ صدر نے مزید بحث بند کر کے یہ رولنگ دیا۔ کہ معاملہ ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اس پر ہندو اور سکھ بطور احتجاج واک آؤٹ کر گئے۔ لیکن چند منٹ بعد واپس آ گئے۔

مالگا (سپین) ۱۳ / جون۔ عام ہڑتال اور سوشلسٹوں اور اشتراکیوں کے باہمی تنازع کی وجہ سے مالگا میں صورت حالات ہر لحظہ نازک ہو رہی ہے۔ میونسپل پولیس کے سردار کو جب کہ وہ بازار میں جا رہا تھا۔ کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ متحارب جماعتوں کے باہمی تصادم سے ایک آدمی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ دو بچوں کو اتفاقیہ طور پر گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ گذشتہ تین روز کے ہلاک شدگان کی تعداد ۱۲ ہے

امرت سر ۱۳ / جون گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ہے۔

شملہ ۱۳ / جون۔ حکومت ہند کے سرکاری گزٹ میں ایک قانون کا مسودہ شائع کیا گیا ہے جس کی رو سے یکم جولائی ۱۹۳۷ء یا اس کے بعد زیر دفعہ ۲۹ انڈین مائنز ایکٹ کسی عورت کو کانوں میں کام کرنے کے لئے ان میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔ اس ریگولیشن سے وہ خواتین مستثنیٰ قرار دی جا چکی ہیں جو کانکنی کے انتظامات یا محکمہ حفظان صحت کے ملازم کی حیثیت [illegible] کسی صورت میں جہاں ان کی [illegible]